اور عالم اسلام کی امنگوں کے خلاف باغی عناصر اور ظالم حکمران کی حمایت کا راستہ اپنایا۔

شاہ سلمان کی مدبرانہ قیادت نے اسلامی ممالک کے اتحاد کے لیے عملی اقدامات کیے، جن کے نتیجے میں 34 اسلامی ممالک نے ایک مشترکہ فوجی قوت قائم کرلی، اس کا مرکز سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں قائم کیا گیا۔ بعد میں 5 مزید ممالک نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ کرے کہ اسلامی دنیا کا یہ اتحاد جامع، پائیدار اور مبارک ہو، جس کے ذریعے مظلوم مسلمانوں کو دشمنوں کے ظلم وستم سے نجات ملے، آمین۔ جیسے اس کا نصب العین بتایا گیا ہے۔

اگر اس اتحاد کے ذریعے **"جہاد فی سبیل اللہ"** کا مبارک سلسلہ بھی شروع ہو جائے تو دین اسلام کا ایک اہم فریضہ ادا ہوگا۔ نیز انتہا پسند تحریکوں کا منہ بھی بند ہو جائے گا۔ یہی امت اسلامیہ کے تمام دکھوں کا مداوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کے قائدین اور نوجوانوں کو توفیق و ہمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دشمنوں نے دھوکہ دہی سے سعودی عرب کو قطر سے جنگ پر ابھارنے کی خطرناک سازش بھی کی۔

سعودی حکومت کو چاہیے کہ اپنی تاریخ سے بھی عبرت حاصل کریں، جب اس کی بہترین پرامن اسلامی وفلاحی ریاست کو اندرونی و بیرونی سازشوں نے دومرتبہ ناکامی سے دوچار کردیا تھا۔

انہیں ہر وقت اندرونی و بیرونی سازشی عناصر سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ یقیناً بین الاقوامی طور پر آج کے جمہوریت نواز دور میں عالمی حکمرانوں کو اسلامی حدود وقصاص کے نفاذ کے ذریعے مجرموں کی حوصلہ شکنی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اسی لیے وہ اسلامی حکومتوں کے خلاف سازش کے کسی بھی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ پس انہیں مسلمان ممالک کے ساتھ پیش آمدہ اختلافات کو انتہائی دانشمندی کے ساتھ پرامن طور پر حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کرنی چاہیے، اور مسلمان ممالک کو بھی اپنے آپس میں عموماً اور سعودی عرب کے ساتھ خصوصاً ہر قیمت پر بہتر تعلقات استوار رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ اسلامی ممالک کے درمیان کسی تصادم کی صورت میں حال ہی میں قائم شدہ ''اسلامی اتحاد'' کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے، جو کہ اسلام دشمنوں کی سازشوں کا اصل مقصد ہے۔ اسلامی حکومتوں کو پورے خلوص اور ہوشیاری سے اس اتحاد کو مزید مستحکم اور فعال بنانے کی خاطر ہر ممکن کوشش کرنا اور قربانی دینا چاہیے۔